سوال

(05)گیہوں، دھان، چنا وغیرہ کے عشر کی جگہ قیمت ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1)گائے کی زکوۃ میں جتنی راسیں نکل سکیں ان کی اصلی اور مناسب قیمت دے جائے اور ان راسوں کو اپنے گلہ ہی میں دینا اور غلہ کو اپنے پاس باقی رہنے دینا جائز ہو گا یا نہیں؟

(2)گیہوں دھان چنا جو وغیرہ میں بصورت نصاب عشر یا نصف عشر کا جس قدر غلہ ہو اس کی قیمت مناسب نرخ سے لگا کر دے دینا اور غلہ کو اپنے پاس ہی باقی رہنے دینا جائز ہو گا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

(اور2)زکوۃ میں واجب شدہ چیز کی قیمت نکالنے کا دستور عہد نبوت میں نہیں تھا۔ زمانہ نبوت کا دستور یہ تھا کہ اصحاب نصاب زکوۃ والے مال کی زکوۃ اس مال میں سے یا اس جنس سے ادا کرتے تھے بشرطیکہ وہ مقرر شرعی مقدار کے مطابق ہو الا زکوۃ الابل الی اربع وعشرین فان الواجب فیھا الشاۃ لا الابل بنا بریں میرے نزدیک صاف اور سیدھا اور حق مسلک یہ ہے کہ بغیر عذر کے زکوۃ میں قیمت نہ ادا کی جائے پس صورت مسؤلہ میں گائے کی زکوۃ میں واجب شدہ راس اور عشر میں غلہ کی بجائے بغیر عذر کے جائز نہیں ہوگی۔

علامہ شوکانی فرماتے ہیں: الحق ان الزکاۃ واجبۃ من العین لایعدل عنھا الی القیمۃ الا العذر(نیل الاوطار4/216)وقال صاحب حدائق الازہار: وتجب فی العین ثم الجنس ثم القیمۃ حال الصرف قال الشوکانی فی شرحہ السیل الجرار

ہذا صواب لما قدمنا من الادلۃ الدالۃ علی وجوب الزکاۃ فی العین فإذا تلفت العین فالعدول إلی الجنس ہو اقرب إلی العین من القیمۃ لان جنس الشیء یوافقہ فی غالب الأوصاف فإذا لم یوجد الجنس اجزأت القیمۃ لان لذلک غیۃ ما یمکن من التحلص عن واجب الزکاۃ وقال صاحب الحدائق فی بیان صدقۃ الفطر: انما تجری القیمۃ للعذر قال الشوکانی: ہذا صحیح لان ظاہر الاحادیث الواردۃ بتعین قدر الفطر من الاطعمۃ ان اخراج ذلک مما سماہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم متعین واذا عرض مانع من اخراج العین کانت القیمۃ مجزئۃ لان ذلک ہو الذی یمکن من علیہ الفطرۃ ولا یجب علیہ ما لا یدخل تحت امکانہ انتہی

امام احمد امام مالک امام شافعی داود ظاہری وامام ابن حزم کا مذہب یہ ہے کہ زکوۃ فطرہ میں قیمت نکالنی جائز نہیں وقد احتج لھم موفق الدین ابن قدامۃ فی المغنی وشمس الدین ابن قدامۃ فی الشرح الکبیر(6/448)بثمانیۃ وجوہ فارجع الی ہذین الکتابین ان شئت الوقوف علیھا

اورامام ابو حنیفہ کے نزدیک زکوۃ کفارہ فطر عشر خراج نذر میں قیمت ادا کرنی جائز ہے۔ امام بخاری کی تحقیق واجتہاد بھی مسئلہ زکوۃ میں حنفیہ کے موافق ہے۔ چنانچہ اپنی صحیح میں اس مسئلہ پر باب الفرض فی الزکاۃ کے تحت چار دلیلیں ذکر کی ہیں:

قَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَهْلِ اليَمَنِ: «ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ - أَوْ لَبِيسٍ - فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ الخ وقد اجیب عن ہذا الاثر بستۃ وجوہ ان شئت الاطلاع علیہا فارجع إلی عمدۃ القاری اَوفتح الباری لحافظ الدنیا للعسقلانی وارشاد الساري للقسطلانی والمحلی للامام ابن حزم الظاہری

(2) احتبس خالد أدراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ قال العینی: مطابقۃ للترجمۃ من حیث للترجمۃ من حیث أن أدراع خالد واعتدہ من االعرض ولولاأنہ وفقھا لا عطی ممافی وجہ الزکوۃ اولما صح منہ صرفہما فی سبیل اللہ قد خلافی احد مصارف الزکاۃ الثمانیۃ المذکورۃ فی قولہ عزوجل: اما الصدقات للفقراء الخ فلم یبق علیہ شی انتہی

قلت: قولہ علیہ السلام ہذا یحتمل ثلثۃ معان کما لا یخفی علی المتامل ولایظہر وجہ المطابقۃ بین الحدیث والترجمۃ لاعلی احد معانیہ الثلثۃ ومع احتمالہ للمعنین الاخرین کیف یصح الاستدلال

(3) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم.... للنساء تصدقن ولو من حلیکن قلت: الحدیث لیس بواضح فی جوازأخذاالعرض اورالقیمۃ فی الزکاۃ کما نبہ علیہ القسطلانی فی ارشاد الساری

(4) حدیث ابی بکرفی اعطاء سن من الإبل بدل سن آخر وقد أجاب عنہ الجمہور بأنہ یدل علی ان الزکوۃ واجبہ فی العین ولوکانت القیمۃ ہی الواجبہ لکان ذکرعینا لانہا تختلف باختلاف الازمنۃ والأمکنۃ فتقدیر الجبران بمقدار معلوم لایناسب تعلق الوجوب (نیل االاوطار 4/211) وقد بسط الحافظ ہذا الجواب فی فتح الباری (3/313) فارجع الیہ وأنما اأجملنا الکلام واکتفینا بالاشارات والایماء ات لأن المقام لا یحتمل التطویل والإطناب واالتفصیل فعلیک أن تراجع الکتب المذکورۃ (محدث)

عشر کے احکام

مولانا عبدالروف

علامہ غزالی نے احیاء العلوم کے ایک باب میں علوم دینیہ کی ترویج واشاعت کے سلسلہ میں جوکچھ لکھا ہے۔ اس سے بالوضاحت معلوم ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ کا اقبال دوروہ زریں دور تھا جب کہ دینی ادارے شرعی بیت المال اور شاہی خزانوں سے روز افزوں عروج وارتقاء کے مراحل طے کر رہے تھے مگر کون کہہ سکتا تھا کہ دورغلامی میں تاج وتخت سے محروم اور فکر معاش میں کھوجانے والی مسلم قوم مسجد ومکتب اور دینی ضروریات کے مالی قربانی کا حق ادا کرے گی لیکن یہ معلم حکمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے اسلامی نظام اور اس کے اہم اصول زکوۃ وعشر ہی کی معجز نمایاں ہیں کہ محکومی کے دور میں بھی مکتب کے بوریہ نشینوں نے تعلیمی ودینی نظام کو برقرار وقائم رکھا ہے۔

آج جب عشر وزکوۃ کے مسائل پر قلم اٹھایا تو والدی المحترم جناب حاجی نعمت اللہ خان کی پیکر ایثار ہستی کی یاد تازہ ہوگئی جنہوں نے زکوۃ وعشر کے فروغ کے کر بستی وگونڈہ اورنیپال کی ترائی میں ایک اسلامی وتعلیمی فضا برپا کردیہ کہ مدرسہ سراج العلوم جھنڈا نگر کے قیام سے پشتر ہمارا علاقہ زکوۃ وعشر کے نام سے قطعاناآشنا تھا۔ رسمی طور پر کھلیانی اور برائے نام بھیک وصدقہ وغیرہ دے کر اہل مال زکوۃ وعشر سے خود کو سبکدوش سمجھتے تھیے اور یہی وہ زمانہ تھا کہ نیاز وفاتحہ کے چڑھاوے سے قبر ودرگاہ کے جوازمیں ہن برستا تھا لیکن مساجد ویران اور صداقت آموز مکاتب بے نام ونشان تھے۔

میرے والد نے جماعت کے اکابر علماء سے عشر وزکوۃ کے مسائل پوچھ پوچھ کر زمین داروں اور کاشتکاروں کو آگاہ کردیا کہ زمین کی ہر پیداوار میں اللہ کے بندوں کا حق ہے اس طرح اس دور کے قوم وجماعت کے سردار حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب محدث مبارکپوری کی شارح ترمذی صاحب تحفۃ الاحوذی مرحوم کی سرپرستی میں مدرسہ کودے کر زکوۃ وعشر کے نظام کو فروغ دینے کی مزید صورت پیدا کی ان کی اس طرح قربانیوں کا ثمرہ آج قوم وجماعت کو حاصل ہے کہ ہمارے علاقہ میں گاؤں گاؤں زکوۃ وعشر کا چرچا ہے دینی ادارے مالیاتی

سقائی سے سیراب ہیں اللہ تعالی توحید وسنت اوردینی خدمت کے اس شیدائی کو غریق رحمت کرے جوزکوۃ وعشر کی پابند کانمونہ بن کر اوراسے ہر ڈھنگ سے فروغ دے کر علاقہ میں نظام عشروزکوۃ کابانی اول قرارپایا۔

آنے والے صفحات میں آپ بانی مدرسہ سراج العلوم جھنڈانگر (حاجی نعمت اللہ خان صاحب مرحوم) کے استفتاء کو ملاحظہ کریں گے جو انہوں نے غلہ اور زمینی پیدوار کے عشر کے سلسلہ میں اس دور کے علمائے کبار کی خدمت میں بھیجا تھا اس جواب لکھنے والے اوریہ دینی مسئلہ بتانے والے اس دور کے وہ ممتاز علماتھے جن کے علم فضل وکمال سے کم یش ہندپاک کاہ دیندار مسلمان واقف ہے شارح القاسم صاحب سیف بنارسی رحمہم اللہ جیسے اکابر واجلہ علماء ملت پر پوری طرح اعتماد وثوق کیا جاسکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 38

محدث فتویٰ